السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید اپنی زوجہ مسماۃ ہندکا زرمہر کامل ادا کرچکا اس ادائے گی کے کئی سال بعد انتقال سے چند ماہ قبل ایک تحریر بایں الفاظ لکھ دی ہے مزید براں بحکم خدا و رسول میں اپنی زوجہ کا مہر آج تاریخ آٹھ ہزار جس کی نصف چار ہزار سکہ رائج الوقت مقرر کیا ہے۔ وعدہ کرتا ہوں کہ یہ بھی مثل سابقہ کے اگر اللہ تعالی توفیق دے تو بہت جلد ادا کردوں گا۔ اگر زندہ مذکورہ کو نقد نہ ادا کرسکوں تو اپنی جائداد مالیتی آٹھ ہزار کی رجسٹری کرادوں گا۔ لہذا یہ چند کلمے بطور اقرار نامہ مہر لکھ دئے گئے کہ آئندہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے اگر اتفاق میں زرمہر کے ادا کرنے کے قبل ہی مرجاؤں تو میری منکوحہ اپنے شرعی حصہ کے علاوہ زرمہر باقی جائداد سے حاصل کرسکتی ہے میرے ورثا کو اس میں دخل نہیں رہے گا۔ یہ تحریر ازروئے شرع قابل نفاذ ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مہر مقررہ عندالعقد کے علاوہ بالکل جدید مہر مقرر کرنے کی نظیر قرون مشہور بالخیر میں نہیں ملتی۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زید نے منکوحہ ہندہ کو میراث شرعی سے زیادہ دے کر فائدہ پہنچانے کی غرض سے جس میں دیگر ورثہ کا نقصان ہے، بجائے ہبہ نامہ یا وصیت نامہ لکھنے کے یہ صورت اختیار کی ہے۔ بہر حال یہ تحریر اتفاقا میں زرمہر ادا کرنے کے پہلے مرجاؤں تو میری منکوحہ اپنے شرعی کے علاوہ زرمہر باقی جائداد سے حاصل کرسکتی ہے میرے ورثہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوگا کی وجہ سے وصیت کے حکم میں ہے اور چوں کہ وارث کے حق میں دیگر ورثہ کی اجازت کے بغیر وصیت جائز نہیں اس لئے تحریر کا نفاذ ان کی اجازت پر موقوف ہوگا بشرطیکہ زید کے ترکہ کا ثلث اس کا متحمل بھی ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 186

محدث فتویٰ